ایڈورڈ ہینری پامر کے انگریزی ترجمہ قرآن کا تنقیدی جائزہ

محمد سلطان شاہ *

حافظ خورشید احمد قادری **

Abstract

Edward Henry Palmer was a polyglot orientalist. He translated the Holy Qur'ān in 1880. He was not as prejudiced as other western translator of the Holy Qur'ān had been in their works. Palmer's rendering is also not free from errors. He had been allowed a short period to accomplish this task. He rendered such a serious assignment in haste. His tragic murder did not allow him to revise his translation. He was killed two years after publication of this translation. He has left out some complete verses of the text untranslated. At some places, he has missed parts of verses and at other places he has skipped some Arabic words. This paper examines the background, methodology, presentation, language and errors of Palmer's translation of the Holy Qur'ān.

***KEYWORDS**: Qur'an, translation, Edward Henry Palmer, orientalist*

کیمبرج میں پیدا ہونے والے انگریز مستشرق ایڈورڈ ہینری پامر (Edward Henry Palmer) (۱۸۸۲ء۔۱۸۴۰ء) نے اسکول کے دور میں زبانوں کی تعلیم میں غیر معمولی دل چسپی ظاہر کی۔ لندن میں سینٹ پال کے قریب شراب کے ایک تاجر کے دفتر میں کام کرتے ہوئے اس نے اپنا زیادہ تر پیسہ اور فارغ وقت زبانوں کی تعلیم کے حصول پر صرف کیا۔ اس کی خاص دلچسپی مقامی بولیوں میں تھی۔ بہت جلد اس نے فرانسیسی اور اطالوی زبانوں کے بہت

* ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، ڈین، فیکلٹی آف لنگویجز، اسلامک اینڈ اورینٹیل لرننگ، جی سی یونیورسٹی لاہور۔

** ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی لاہور۔

سے لہجوں میں مہارت حاصل کرلی۔

پامر ۱۸٦۰ء میں کیمبرج واپس آیا جہاں اس کی دوستی ایک ہندوستانی مسلمان سید عبداللہ سے ہوگئی، جنھیں اُمید تھی کہ وہ کیمبرج یونیورسٹی میں مشرقی زبانیں پڑھائیں گے لیکن انہیں یہ عہدہ دینے سے انکار کردیا گیا، کیونکہ یہ عہدے صرف چرچ آف انگلینڈ(Church of England) کے اراکین کو دیے جاسکتے تھے۔ سینٹ جوہن (St.John)کالج کے عہدے داروں نے ۱۸٦۳ء میں اس غیر معمولی نوجوان کے متعلق سُنا تو پامر کے لیے ایک وظیفے کا انتظام کیا۔ جس کے نتیجے میں وہ اس قابل ہوگیا کہ کالج میں کچھ خدمات کی انجام دہی کے بدلے ایک ڈگری کے لیے تعلیم حاصل کرسکے۔ درحقیقت اس نے اپنا زیادہ تر وقت یونیورسٹی کی لائبریری میں مشرقی علوم کے مخطوطات کی نمبر شماری (Cataloguing) میں گزارا۔ پامر نے عربی اور فارسی مخطوطات کی نمبر شماری (Catalogues) کی بنیاد فراہم کردی۔ بعد ازاں (مخطوطات کی نمبر شماری کا یہی نظام لے کر) وہ ٹرینٹی کالج (Trinity College) اور کنگز کالج (King's College) بھی گیا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے عربی زبان کے پروفیسر جی۔ ایف۔ نکول (George Frederick Nicholl)(۱۸۳۲ء۔۱۹۱۸ء) نے اس میدان میں اس کے کارناموں کو سب سے مشکل اور حیران کن کام قرار دیا۔ مخطوطات کی نمبر شماری (Cataloguing) کے بیان پر مشتمل اس نے بحر رمل (عربی شاعری کی ایک بحر جس میں 'فاعلتن' چھے مرتبہ دہرایا جاتا ہے)[1] میں ایک عربی نظم لکھی جس کے مقطع میں اس نے اپنے نام اور تثلیث کو شامل کیا۔

اس حقیقت کے باوجود کہ اس نے کم درجے کی ڈگری حاصل کی لیکن سینٹ جوہن کالج میں عہدے دار منتخب کرکے اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس نے حضرت محمد ﷺ کے متعلق گبن (Gibbon) کے ایک اقتباس کا آراستہ پیراستہ فارسی میں ترجمہ کرکے یہ اعزاز حاصل کیا۔

اسی سال ۱۸٦۷ء میں اس نے اپنی کتاب "مشرقی روحانیت" (Oriental Mysticism) شائع کی اور حیرت انگیز طور پر اسے شہنشاہ نپولین ثالث (Napoleon III) (۱۸۵۲ء۔۱۸۷۰ء) کے نام معنون کیا۔ مخطوطات اور کتب کے کیٹلاگ تیار کرتے ہوئے اسے تصوف سے دل چسپی ہوگئی۔ عزیز بن محمد النسفی (۸۲۹۔۹۱۵ء) کی تحریروں کے اختصارات کی تیاری کے دوران اس نے بڑی احتیاط سے پیراگرافس منتخب کیے۔ اگلے کچھ سالوں کے دوران پامر نے اپنی دل چسپیوں کو پھیلایا۔ ہندوستانی اخبارات کے لیے اس نے فارسی اور اردو میں نظمیں اور مضامین لکھے۔

پہلی مرتبہ وہ ۱۸٦۷ء میں مشرقِ وسطیٰ گیا۔ تنظیمِ تحقیقِ فلسطین (The Palestine Exploration Society) کے لیے کام کرتے ہوئے اُس (پامر) نے کوشش کی کہ اس راستے کو تلاش کیا جائے جسے قدیم بنی اسرائیل اختیار کرکے جزیرہ نمائے سینا سے گزرے اور راستے کے مختلف مقامات کے ناموں کا تعین کیا

جائے۔ اس کی کتاب "Desert of the Exodus" (صحرائے خروج) مطبوعہ ۱۸۷۱ء اس دورے اور مہم کا نتیجہ تھی۔ اس کے بعد اس نے دوسرا دورہ کیا۔ جب وہ مشرقی بحیرۂ روم کے علاقے میں گیا تو اس کی ملاقات رچرڈ برٹن (Richard Burton)(۱۸۲۱ء۔۱۸۹۰ء) سے ہوئی، جو اس دوران دمشق میں برطانوی نمائندہ تھا۔

وہ آرمینیس ویمبیرے (Arminius Vambery) سے بھی ملا۔ اسی سفر کے نتیجے میں اس نے دو کتابیں لکھیں:

۱۔ The Secret Sects of Syria (ملک شام کے خفیہ فرقے)

۲۔ A Work on Jerusalem (بیت المقدس پر ایک کتاب)

ثانی الذکر کتاب اس نے مستقبل کے اپنے سوانح نگار والٹر بیسینٹ (Walter Besant) کے اشتراک سے لکھی۔ دونوں میں سے کوئی کتاب بھی اہم اور نئی معلومات نہیں رکھتی تھی لیکن دونوں کا مطالعہ اثر انگیز تحریر کی وجہ سے آسان تھا۔ باوجود ان کارناموں اور مشرقِ وسطیٰ سے متعلق اس کے براہِ راست علم کے کیمبرج یونیورسٹی میں سر تھامس ایڈم عربی چیئر (Sir Thomas Adam's Chair) کے انتخاب کرنے والوں نے تقرر کے لیے ایک زیادہ روایتی عالم ڈبلیو۔ اے۔ رائٹ (W. A. Wright) کو فوقیت دی۔ تاہم پامر کی کچھ دل جوئی یوں کی گئی کہ ۱۸۷۱ء میں یونیورسٹی کی لارڈ المونر چیئر (Lord Almoner's Chair) پر اس کی تقرری کردی گئی جو کہ ڈین آف ونڈسر (Dean of Windsor) کا لارڈ المونر کے طور پر ملک وکٹوریہ (۱۸۱۹ء۔۱۹۰۱ء) کے لیے تحفہ تھا۔ اس کے بعد عربی، فارسی اور اردو پڑھاتے ہوئے کیمبرج میں اس کا ایک مصروف عشرہ گزرا۔ سامی اور ہندوستانی زبانوں پر مبنی بی۔ اے۔ آنرز کے نصاب کی تشکیل میں اس نے بھی حصہ لیا۔ عملی طور پر آج تک کیمبرج میں وہی نصاب رائج ہے۔ اس نے بہاؤالدین زہیر کی نظموں کو ۱۸۷٦ء میں شائع کیا۔ (۲)

کہا جاتا ہے کہ انگلستان میں کسی بھی عرب شاعر کی (شاعری کی) یہ پہلی مکمل اشاعت تھی اور اس نے مشرقی مصنفین اور خطاطوں سے متعلق ایک تالیف حوالۂ قرطاس کی جو اس کی موت کے بعد شائع ہوئی۔ ایک اور بڑا کام ____ کچھ (ناقدین) کے مطابق اس کا سب سے اہم کام ____ ہینری مارٹن (Henry Martyn) کے کیے ہوئے "عہد نامۂ جدید" کے فارسی ترجمہ کی نظر ثانی تھا۔ اس نے (Society for Promoting Christian Knowledge) SPCK کے لیے قوم یہود کی تاریخ لکھی جس میں پہلے سے شائع شدہ مواد میں کوئی اضافہ نہیں کیا اور اس کی کتاب "ہارون الرشید" مسحور کن لیکن مبنی بر تحقیق نہیں ہے۔ پامر نے ایک عربی گرامر اور فارسی لغت بھی شائع کی، ان دونوں کی اہمیت سے اب بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اپنی پہلی زوجہ کی وفات کے بعد ۱۸۸۱ء میں اس نے دوسری شادی کی تو اس کی مالی حالت حد سے زیادہ خراب ہوگئی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ عمل تدریس سے تھک چکا ہے اور

اسے اُمید تھی کہ لڑکوں کو فارسی حروفِ تہجی پڑھانے سے بہتر کوئی کام اسے مل جائے گا اور اس طرح اس نے لارڈ المونز چیئر (Lord Almoner's Chair) کے کم محنت طلب کام کے علاوہ کیمبرج یونیورسٹی کی تمام ذمہ داریوں سے استعفیٰ دے دیا اور ایک صحافی کے طور پر روزگار کمانے کے لیے لندن میں بسیرا کر لیا۔

وائٹ ہال (Whitehall) نے ۱۸۸۲ء کے موسم گرما میں فیصلہ کیا کہ برطانوی مفادات کو لاحق وہ خطرات جو احمد عربی پاشا کی سرکردگی میں چلنے والی قومی تحریک سے لاحق ہیں، ان کی آگ کو بجھانے کا واحد طریقہ مصر پر لشکر کشی ہے۔[۳] منصوبہ یہ بنایا گیا کہ مہم جو فوج بحیرۂ روم کے ساحل پر نہ اُترے بلکہ نہر سویز کے ذریعے حملہ آور ہو۔ ظاہر ہے کہ اس بات کا جاننا اہم تھا کہ فوج کے عقب میں صحرائے سینا کے قبائل کا رویہ کیا ہوگا؟ ملکِ شام میں عربی پاشا اور عثمانی افواج کے درمیان تعلق کی نوعیت کیا ہوگی؟ ممکنہ طور پر جہاد کے اعلان کے اثرات کیا ہوں گے؟ حکومت کی طرف سے پامر کو صحرائے سینا جانے کے لیے کہا گیا کہ وہاں ماضی کے اپنے تعلقات کو زندہ کرکے رپورٹ پیش کرے۔ ولفرڈ سکاون بلنٹ (Wilfrid Scawen Blunt) کے مطابق پامر کو پیش کش کی گئی کہ اسے اس خدمت کے عوض ۵۰۰ پاؤنڈ پہلے جب کہ وہ امید رکھے کہ ۲۰۰۰ پاؤنڈ اور اعزازی تمغہ بعد میں دیا جائے گا۔ ماہِ جون میں وہ روانہ ہو گیا۔ جولائی کے شروع میں وہ جفّا میں تھا اور کچھ دنوں بعد ایک اہم شامی اہل کار کے طور پر شیخ عبداللہ کے روپ میں وہ غزہ سے روانہ ہوا۔ وہ پورے جزیرہ نما کا سفر کرکے بحفاظت سویز پہنچ گیا اور اس نے اطلاع دی کہ یقیناً جہاد کی باتیں تو ہو رہی ہیں لیکن دو ہزار ۲۰۰۰ یا تین ہزار ۳۰۰۰ پاؤنڈ کے عوض وہ علاقے کے پچاس ہزار بدوؤں کی وفاداری خرید سکے گا۔ رقم فراہم کر دی گئی اور پامر دوبارہ بظاہر اونٹ خریدنے کے لیے روانہ ہو گیا۔ کیونکہ قدرتی طور پر، برطانوی حکومت کھلم کھلا رشوت ستانی یا دھوکہ دہی کی مذموم حرکت کرکے اپنی تذلیل نہیں چاہتی تھی۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ ایک سرکاری ذمہ داری پر ہے اس کے ساتھ دو وردی پوش اہل کار بھی تھے۔ صحرائے سینا میں آمد کے دو دن بعد ۱۲/اگست ۱۸۸۲ء کو ایک دغاباز راہبر نے قافلے کو ہوتیت بدوؤں کی کمین گاہ کی طرف بھٹکا دیا۔ اگست ۱۸۸۲ء میں چاروں (مہم جوؤں) کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے۔ جنگ کے بعد سر چارلس وارن (۱۸۴۰ء۔۱۹۲۷ء) تب کرنل کی کوششوں سے ان کی باقیات کو بازیاب کرایا گیا اور اب یہ سینٹ پال کے مرکزی گرجے میں مدفون ہیں۔ بعد ازاں تیرہ قبائلیوں کو کٹہرے میں لایا گیا جن میں سے پانچ کو سزائے موت دی گئی۔[۴]

ایڈورڈ ڈبلیو۔ سعید (۱۹۳۵ء۔۲۰۰۳ء) کے مطابق پامر کو برطانیہ مخالف جذبے کو جانچنے اور ممکنہ عرب بغاوت کی صورت میں انگریز فوج میں جوانوں کی بھرتی کے لیے ۱۸۸۲ء میں صحرائے سینا بھیجا گیا اور اسی دوران اسے قتل کر دیا گیا۔[۵]

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا پامر کو خاص طور پر مشرقی زبانوں میں دل چسپی تھی۔ وہ عربی، فارسی اور اردو میں برابر

مہارت رکھتا تھا۔ ان تمام زبانوں میں وہ روانی سے لکھتا تھا حتیٰ کہ وہ ان زبانوں میں شاعری کیا کرتا تھا۔[۶]

مشہور و معروف سیکرڈ بکس آف دی ایسٹ سیریز (Sacred Books of the East Series) کے تحت قرآن کریم کا ترجمہ کروانے کے لیے ناشر کتب ایف۔ میکس میولر (F. Max Muller) (۱۸۲۳ء۔۱۹۰۰ء) نے ایڈورڈ ہینری پامر سے معاہدہ کیا جس نے بہت قلیل عرصہ میں یہ کام مکمل کر دیا۔ دو جلدوں میں مکمل ہونے والا یہ کام سیریز میں چھٹی اور نویں جلد کے طور پر سامنے آیا۔[۷] پامر کا ترجمۂ قرآن کئی مرتبہ بعد میں بھی شائع ہوا اور حتیٰ کہ ۱۹۲۸ء میں رینالڈ اے۔ نکلسن (Reynold A. Nicholson) (۱۸۶۸ء۔۱۹۴۵ء) کے تحریر کردہ تعارف (Introduction) کے اضافے کے ساتھ اسے معروف سیریل ورلڈ کلاسیکس (World Classics) میں شامل کیا گیا۔[۸] اس کے ترجمۂ قرآن کے متعلق اسٹینلے لین پول (Stanley Lane-Poole) (۱۸۵۴ء۔۱۹۳۱ء) کی رائے یوں ہے: "اس نے اچھا ترجمہ کیا اور وہ قرآنِ کریم کا اتنا اچھا ترجمہ کرنے والا پہلا شخص تھا۔"

وہ تسلیم کرتا ہے کہ اس نے اپنی تالیف "The Speeches and Table-Talk of the Prophet Muhammad" (ﷺ) میں پامر کے ترجمۂ قرآن سے استفادہ کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔[۹] ترجمۂ قرآن کی تکمیل کے لیے اسے قلیل وقت دیا گیا جس کی وجہ سے اسٹینلے لین پول نے اس پر یوں تبصرہ کیا:

The grave fault of immaturity (ناپختہ کاری کی سنگین غلطی)

ایچ۔اے۔ آر۔ گب (H.A.R. Gibb) (۱۸۹۵ء۔۱۹۷۱ء) نے پامر کے ترجمۂ قرآن سے متعلق اپنی رائے یوں ظاہر کی:

Rather literal and inadequate.[۱۰]

"زیادہ تر لفظی معنی دینے والا اور ناکافی۔"

حسین عبدالرؤف کا خیال ہے:

ای۔ ایچ۔ پامر کا ترجمۂ قرآن علماء کی ستائش حاصل کرنے میں ناکام ہے... بلکہ مکمل طور پر ناکام... اس بات کی کوشش کہ قرآن کریم کو عامیانہ انگریزی زبان میں ترجمہ کیا جائے جو شاید اس معیار کے مطابق ہو جسے اس نے ان الفاظ میں بیان کیا:

Rude and rugged Arabic of the original.[۱۱]

(نعوذ باللہ) "اس (قرآن کریم) کی اصل عربی (زبان) ناشائستہ اور بھدی ہے۔"

آر۔ ایل۔ بڈویل (R.L. Bidwell) تسلیم کرتا ہے:

"اس کے قرآن (ترجمہ) میں لطافت کی بہت سی اغلاط ہیں لیکن اس کے باوجود اصلی کیفیت کو پہنچانے میں

کامیاب رہا۔"(۱۲)

اے۔ آر۔ نکل (A.R. Nykl) (۱۸۸۵ء۔۱۹۵۸ء) کو پامر کے ترجمۂ قرآن میں کافی تعداد میں سنجیدہ نوعیت کی اغلاط دیکھ کر حیرت ہوئی۔ اس نے الفاظ کو چھوڑ دینے اور غلط ترجمے کی ۲۶ غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔(۱۳) اگرچہ پروفیسر آر۔اے۔ نکلسن (R.A. Nicholson) (۱۸۶۸ء۔۱۹۴۵ء) کو پامر کے انگریزی ترجمہ قرآن کا ایک "تعارف" لکھنے کے لیے کہا گیا لیکن انہیں ترجمے میں موجود اغلاط کو درست کرنے کے لیے درخواست نہیں کی گئی۔(۱۴)

پامر نے اپنے ترجمۂ قرآن کریم کے شروع میں ایک طویل تعارف لکھا اور آخر میں ایک اشاریے کا اضافہ کیا۔(۱۵) (ترجمے کے) آغاز میں اس نے اس بات کو ضروری خیال کیا کہ ان لوگوں کے حالات جن میں قرآن کریم نازل ہوا، اس زمانے کے سیاسی اور مذہبی پہلو اور پیغمبر اسلام ﷺ کے ذاتی احوال کی وضاحت کرے۔ اس نے جزیرہ نمائے عرب کا جغرافیہ، اس کی تقسیم، اہم شہروں، قبل از اسلام عربوں کی خوبیوں، جیسے کہ سخاوت، اور مہمان نوازی، اور ان کی برائیوں جیسے کہ شراب نوشی، جواء وغیرہ پر بحث کی ہے۔ رسولِ کریم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ "جن غیر انسانی رسومات کو حضرت محمد (ﷺ) نے مٹا دیا ان میں نومولود بچیوں کو زندہ در گور کرنے سے زیادہ سفاکانہ کوئی اور نہیں تھی، جس پر وہ عموماً عمل کیا کرتے تھے"۔(۱۶)

اس نے عورتوں کے مقام، قبائلی نظام، عربوں کے معبودانِ باطل، ان کے عقائد، اور زمانۂ جاہلیت میں احترامِ کعبہ پر بحث کی ہے۔ اس نے قبل از اسلام اپنائے جانے والے مذاہب ... عیسائیت، یہودیت، صابئیت اور کچھ حنفاء... کا ذکر کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے آباء و اجداد میں سے اس نے حضرت عبد منافؓ، حضرت ہاشمؒ، حضرت عبد المطلبؒ اور حضرت عبداللہؓ کا ذکر کیا ہے۔ کچھ استثناء کے ساتھ، بڑی حد تک نبی کریم ﷺ کی حیاتِ پاک کا خاکہ بیان کرتے ہوئے وہ دیانت دار اور غیر متعصب رہا۔ اس نے بتایا کہ حضور ﷺ کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی، حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے آپ کو دودھ پلایا، عمر مبارک چھ برس ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ پرورش کی ذمہ داری پہلے آپ کے دادا نے اور بعد ازاں آپ کے چچا ابو طالب نے سنبھالی۔ ایک بیوہ خاتون حضرت خدیجہ کے ساتھ آپ کی شادی اور چھے بچوں کی ولادت ہوئی۔ جوانی میں آپ ﷺ کے کردار کے متعلق پامر کہتا ہے:

"آپ (ﷺ) ایک ایمان دار اور راست باز انسان تھے۔ گھریلو تعلقات میں آپ (ﷺ) ناقابل گرفت تھے۔ آپ کے شہر کے باشندے آپ (ﷺ) کا بے انتہا احترام کرتے جنہوں نے آپ (ﷺ) کو 'الامین' کا لقب دے رکھا تھا۔"(۱۷)

اس نے نبی کریم ﷺ کے ظاہری حُسن و جمال کو یوں بیان کیا ہے:

"(حضرت) محمد (ﷺ) متوسط قامت لیکن بارعب انسان تھے۔ آپ کا جسم فربہ نہیں تھا لیکن آپ کے کندھے چوڑے اور چھاتی کشادہ تھی۔ سر بڑا، کھلی ہوئی صاف رنگت کے ساتھ خوش گوار گول چہرہ، باخبر سیاہ آنکھیں، لمبی اور گھنی بھنویں، نمایاں اور عقاب جیسی تیکھی ناک، سفید دانت، ایک گھنی اور بھرپور داڑھی۔ آپ (ﷺ) کے نمایاں خواص بہت ہیں جو سیرت نگاروں نے آپ (ﷺ) سے متعلق زبانی روایات سے قلم بند کیے ہیں۔ آپ ایک بہت زیادہ حساس طبیعت کے مالک تھے، سنجیدہ اور فکر انگیز، بے چین، غم پسندی کی طرف مائل اور آپ اعلیٰ ترین حسِ لطیف کے حامل تھے۔ اسی لیے معمولی سی بدبو یا طبعی ناگواری بھی آپ کے لیے ناقابلِ برداشت تھی۔"[18]

آپ ﷺ کے رویے کے حوالے سے پامر تبصرہ کرتا ہے:

"آپ (ﷺ) کی عادات سادہ تھیں، دوسروں کے ساتھ اپنے رویے میں آپ مہربان اور خوش اخلاق تھے، باہمی گفتگو میں آپ ہم آہنگی کی طرف مائل رہتے، آپ نے بہت سے افراد کی حمایت اپنی شخصیت اور اخلاق کی دلربائی اور اس عقیدے کی وجہ سے حاصل کی جس کی آپ تبلیغ کرتے تھے۔"[19]

اس نے درج ذیل کو بھی موضوعِ گفتگو بنایا:

پہلی وحی کا نزول، مشہور و معروف شب معراج یا آسمانوں کی سیر، فترۃ الوحی، تبلیغ اسلام کا آغاز، کفار کی جانب سے آپ کے پیروکاروں پر مظالم، آپ کے پیروکاروں کی ایک عیسائی ملک حبشہ کی جانب ہجرت، عقدِ نکاح یا کاروباری تعلقات، آپ ﷺ کے چچا اور زوجۂ محترمہ کی وفات، آپ ﷺ کی چند شادیاں، سفر طائف، ہجرتِ مدینہ، مسجد نبوی کی تعمیر، مؤاخات، منافقین کی ریشہ دوانیاں، غزواتِ بدر، احد، احزاب، صلح حدیبیہ، عظیم بادشاہوں اور شہنشاہوں کو خطوط، فتح مکہ، عام الوفود، غزوہِ حنین، غزوہِ تبوک، حجۃ الوداع اور وصال۔

البتہ پامر نزولِ وحی کے عمل کو نہ سمجھ سکا اور دعویٰ کیا کہ نبی کریم ﷺ (نعوذ باللہ) کسی نفسیاتی مرض میں مبتلا تھے، اس کے الفاظ یوں ہیں:

"محمد (ﷺ) کی عمر اس وقت چالیس سال تھی جب ان پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ یہ نزول آپ کے طرزِ زندگی، غور و فکر کی عادت اور خاص طور پر آپ کی جسمانی صحت کا قریباً ایک فطری نتیجہ تھا۔ جوانی سے ہی آپ [نعوذ باللہ] ایک اعصابی مرض میں مبتلا تھے جسے روایات میں مرگی *(Epilepsy)* کا نام دیا گیا، لیکن اس کی علامات خاص طرح کی ہیجانی کیفیت سے زیادہ قریبی طور پر مشابہت رکھتی ہیں۔ موجودہ دور میں اسے زیادہ اچھے طریقے سے جانا اور تشخیص کر لیا گیا ہے اور یہ قریباً ہمیشہ فریبِ خیال کے، دماغی اعمال کی غیر معمولی فعالیت کے ساتھ ہوتی ہیں اور یہ خاص حد تک بہکاوے سے خالی نہیں ہے۔ جو دونوں طرح

بالارادہ اور بلا ارادہ بھی ہو سکتا ہے۔"(۲۰)

اس طرح کی الزام تراشی میں وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں کبھی کسی جسمانی یا ذہنی بیماری میں مبتلا نہیں رہے۔ کُتبِ سیرت کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صرف اپنی وفات سے پہلے بیمار ہوئے۔(۲۱) کچھ مستشرقین نے بھی اس دعوے کی تکذیب کی ہے۔ مثال کے طور پر ڈینیل نے اس پر تبصرہ کیا ہے:

"مرگی جیسا کہ پیغمبر (ﷺ) پر اس کو منطبق کیا جاتا ہے، یہ ان لوگوں کی دی ہوئی وضاحت ہے جو ہدایت کے بجائے تفریح کی تلاش میں ہیں۔"(۲۲)

الفرڈ گئیوم (Alfred Guillaume)(۱۸۸۸ء۔۱۹۶۶ء) کے مطابق، یہ تو مرگی کے نظریے کی بنیاد ایک ایسی کہانی پر رکھنا ہے جس کی کوئی تاریخی بنیاد نہیں ہے (اور) یہ تاریخی تنقید کے خلاف ایک جرم ہے۔(۲۳)

پامر اس بات کو قبول کرتا ہے کہ یہ کائناتی طور پر تسلیم شدہ ہے کہ قرآن کریم کی زبان عربی کلام کی مکمل ترین صورت ہے لیکن وہ اس وقت غلطی کا مرتکب ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: "(قرآن کریم کی) زبان عمدہ اور زور دار ہے لیکن یہ ادبی چھان پھٹک میں شائستہ نہیں ہے۔"(۲۴) اس کا پیشرو جارج سیل (George Sale) (۱۶۹۷ء۔۱۷۳۶ء) قرآن کریم کی زبان کے متعلق کہتا ہے: "قرآن کریم کو پوری کائنات میں زبان کی انتہائی نفاست اور پاکیزگی کے ساتھ لکھنے کی اجازت دی گئی یعنی قبیلۂ قریش کے لہجے میں جو تمام عربوں میں سب سے زیادہ شریف اور شائستہ لہجہ تھا۔(۲۵)

آرتھر جوہن آربیری (Arthur John Arberry)(۱۹۰۵ء۔۱۹۶۹ء) کی بات نقل کرنا کافی ہوگی، جو اس موضوع پر ایک سند ہے، وہ قرآن کریم کی زبان کی تعریف کرتا ہے اور اس بات سے بالکل ہچکچاتا نہیں ہے کہ اسلامی صحیفے کا شمار انسانیت کے عظیم ترین ادبی شاہ پاروں میں کرے۔(۲۶) تاہم پامر نے مستشرقین کے کچھ الزامات کی تردید کی ہے، جیسا کہ وحی کے الفاظ پہلے مذاہب کی الہامی کتب سے لینا، وہ تبصرہ کرتا ہے:

"یہ ممکن ہے کہ آپ (نبی کریم ﷺ) پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے اور یہ بات قریباً یقینی ہے کہ آپ (ﷺ) نے اتنی کافی (محنت) نہیں کی ہوگی کہ وہ یہودی اور عیسائی صحائف میں سے کسی کو استعمال میں لاتے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کی زبانی روایات جو قرآن کریم کا حصہ ہیں، یہودی اور عیسائی قبائل کے درمیان عام تھیں عیسائی لکھاریوں کے حضرت محمد (ﷺ) پر لگائے گئے الزامات کے حق میں ذرا سی شہادت بھی نہیں ملتی کہ آپ (ﷺ) پر نازل ہونے والی وحی کی ہر سورہ کا بڑا حصہ ایک عیسائی راہب کے مشوروں کی بدولت تھا۔"(۲۷)

نولڈیکے (Noldeke) (۱۸۳۶ء۔۱۹۳۰ء) پر انحصار کرتے ہوئے اس نے قرآنی سُوَر کی زمانی ترتیب یوں بتائی ہے:

مکی سُوَر

پہلا دور (نبوت کے پانچویں سال تک)

96, XCVI، سورۃ العلق	74, LXXIV، سورۃ المدثر
111, CXI، سورۃ اللھب	106, XVI، سورۃ القریش
108, CVIII، سورۃ الکوثر	104, CIV، سورۃ الھمزہ
107, CVII، سورۃ الماعون	102, CII، سورۃ التکاثر
105, CV، سورۃ الفیل	92, XCII، سورۃ اللیل
90, XC، سورۃ البلد	94, XCVIV، سورۃ الم نشرح
93, XCIII، سورۃ الضحیٰ	97, XCVII، سورۃ القدر
86, LXXXVI، سورۃ الطارق	91, XCI، سورۃ الشمس
80, LXXX، سورۃ عبس	68, LXVIII، سورۃ القلم
87, LXXXVII، سورۃ الاعلیٰ	95, XCV، سورۃ التین
103, CIII، سورۃ العصر	85, LXXXV، سورۃ البروج
73, LXXIII، سورۃ المزمل	101, CI، سورۃ القارعۃ
99, XCIX، سورۃ الزلزال	82, LXXXII، سورۃ الانفطار
81, LXXXI، سورۃ التکویر	53, LIII، سورۃ النجم
84, LXXXIV، سورۃ الانشقاق	100, C، سورۃ العادیات
79, LXXIX، سورۃ النازعات	77, LXXVII، سورۃ المرسلات
78, LXXVIII، سورۃ النباء	88, LXXXVIII، سورۃ الغاشیہ
89, LXXXIX، سورۃ الفجر	75, LXXV، سورۃ القیامۃ
83, LXXXIII، سورۃ المطففین	69, LXIX، سورۃ الحاقۃ
51, LI، سورۃ الذاریات	52, LII، سورۃ الطور

56, LVI، سورۃالواقعۃ	70, LXX، سورۃالمعارج
55, LV، سورۃالرحمٰن	112, CXII، سورۃالاخلاص
109, CIX، سورۃالکافرون	113, CXIII، سورۃالفلق
114, CXIV، سورۃالناس	1, I، سورۃالفاتحۃ

دوسرا دور (نبوت کا پانچواں اور چھٹا سال)

54, LIV، سورۃالقمر	37, XXXVII، سورۃالصافات
71, LXXI، سورۃنوح	76, LXXVI، سورۃالدھر
44, XLIV، سورۃالدخان	50, L، سورۃق
20, XX، سورۃطٰہٰ	26, XXVI، سورۃالشعراء
15, XV، سورۃالحجر	19, XIX، سورۃمریم
38, XXXVII، سورۃص	36, XXXVI، سورۃیٰسٓ
43, XLIII، سورۃالزخرف	72, LXXII، سورۃالجن
67, LXVII، سورۃالملک	23, XXIII، سورۃالمؤمنون
21, XXI، سورۃالانبیاء	25, XXV، سورۃالفرقان
17, XVII، سورۃبنی اسرائیل	27, XXVII، سورۃالنمل
18, XVIII، سورۃالکھف	

تیسرا دور (سات نبوی سے ہجرت تک)

32, XXXII، سورۃالسجدۃ	41, XLI، سورۃحٰم السجدۃ
45, XLV، سورۃالجاثیہ	16, XVI، سورۃالنحل
30, XXX، سورۃالروم	11, XI، سورۃھود
14, XIV، سورۃابراہیم	12, XII، سورۃیوسف
40, XV، سورۃالمؤمن	28, XXVIII، سورۃالقصص
39, XXXIX، سورۃالزمر	29, XXIX، سورۃالعنکبوت

31, XXXI، سورۃ لقمٰن	42, XLII، سورۃ الشوریٰ
10, X، سورۃ یونس	34, XXXIV، سورۃ سباء
35, XXXV، سورۃ فاطر	7, VII، سورۃ الاعراف
46, XLVI، سورۃ الاحقاف	6, VI، سورۃ الانعام
13, XIII، سورۃ الرعد	

مدنی سُوَر

2, II، سورۃ البقرۃ	98, XCVIII، سورۃ البینۃ
64, LXIV، سورۃ التغابن	62, LXII، سورۃ الجمعۃ
8, VIII، سورۃ الانفال	47, XLVII، سورۃ محمد
3, III، سورۃ آل عمران	61, LXI، سورۃ الصف
57, LVII، سورۃ الحدید	4, IV، سورۃ النساء
65, LXV، سورۃ الطلاق	59, LIX، سورۃ الحشر
33, XXXIII، سورۃ الاحزاب	63, LXIII، سورۃ المنافقون
24, XXIV، سورۃ النور	58, LVIII، سورۃ المجادلۃ
22, XXII، سورۃ الحج	48, XLVIII، سورۃ الفتح
66, LXVI، سورۃ التحریم	60, LX، سورۃ الممتحنۃ
110, CX، سورۃ النصر	5, V، سورۃ المائدہ

کچھ مستشرقین جیسا کہ راڈویل(۱۹۰۰ء۔۱۹۰۸ء) ہے، کی تجویز کردہ قرآنی سورتوں کی ترتیب نزولی کو پامر نے پسند نہیں کیا۔ اس کے مطابق: ”سورتوں کی ترتیبِ نزولی بھی اگرچہ طالب علموں کے لیے مددگار ہے (لیکن) کتاب کی اس بوقلمونی کو جیسا کہ مسلمان اس کی تلاوت کرتے ہیں، جس طرح حضرت محمد ﷺ کے خلفاء اس کو چھوڑ کر گئے (یہ ترتیبِ نزولی) تباہ کردیتی ہے۔“[۲۸]

مسلمانوں کی الہامی کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجم کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے پامر ان کو تسلیم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ کہتا ہے:

”اس قدرومنزلت والی (کتاب) کا ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ قافیہ اور صوتی آہنگ کی پیروی کا مطلب

ہوگا کہ انگریزی میں ایک ایسا مصنوعی دائرہ بنا دیا جائے جس سے عربی (زبان) بالکل پاک ہے اور یہی اعتراض ہماری مستند بائبل کے اسلوبِ بیان کے استعمال کے خلاف وارد ہوتا ہے۔ اس کا عمدہ یا مصنوعی زبان میں ترجمہ کرنا اصل کلام کی روح کے لیے اجنبی ہوگا۔ جب کہ دوسری جانب اس کو زیادہ سیدھا سادہ یا مانوس بنا دینا برابر کی غلطی ہوگی۔ اسی لیے میں نے درمیانی راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ہر جملے کا ترجمہ لفظی معنی سے اتنا قریب رکھا ہے جتنا کہ دونوں زبانوں کے جملوں کی بناوٹ کے فرق نے اجازت دی اور جب ممکن ہوا میں نے اس کا لفظی ترجمہ کر دیا۔ عربی میں جہاں ایک سخت یا فرسودہ فقرہ آجاتا ہے تو میں اس کو اسی طرح کے انگریزی فقرہ میں ترجمہ کرنے سے نہیں ہچکچایا، یہاں تک کہ ہو سکتا ہے جہاں لفظی ترجمہ شاید قاری کو ہلا کر رکھ دے۔"(۲۹)

اپنے ترجمۂ قرآن سے متعلق پامر کہتا ہے: "اپنے ترجمۂ قرآن میں، زیادہ تر میں عربی مفسرِ قرآن بیضاوی کی تفسیر کے قریب رہا اور صرف خاص خاص جگہوں پر میں نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا۔ جہاں صحراء کی روزمرہ زندگی کے میرے تجربے سے ایک لفظ یا جملہ مجھے جانا پہچانا معلوم ہوتا، (جب کہ) ان جید علمائے دین کی آراء تاویل پر مبنی معلوم ہوتیں۔ سورۃ الحج کی آیت ۶۴ ایک مثال ہے جس میں زیادہ سادہ ترجمے کو ترجیح دی جائے گی۔ اگرچہ میں نے یہ بات صرف حاشیے میں دینے کی جرأت کی۔"(۳۰)

انگریزی زبان میں قرآن کریم کے ایک اور ترجمہ نگار حافظ غلام سرور (۱۸۷۳-۱۹۳۷ء) پامر کے ترجمۂ قرآن سے متعلق کہتے ہیں:

"اس کے کام میں ایک خوبی یہ ہے کہ جوں جوں یہ آگے بڑھتا ہے تو یہ لفظی ترجمے کے بہت قریب رہتے ہوئے قرآن کریم کے عربی الفاظ کا انگریزی زبان میں ترجمہ دیتا ہے۔ میں صرف اس کا انگریزی ترجمہ دیکھوں تو اس سے قرآنی عربی بنا سکتا ہوں... جب کبھی پامر سنجیدہ ذہنی کیفیت میں ہوتا ہے اور جب وہ کسی قرآنی لفظ کو چھوڑ نہیں دیتا تو اس کا ترجمہ عظیم بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔ کئی جگہوں پر تو عظمت کے رتبے تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کی اپنی کچھ خامیاں ہیں۔ میں قرآن کریم کے جتنے تراجم سے واقف ہوں یہ ان سب سے زیادہ غیر ہموار ترجمہ ہے۔ یہ پڑھنے والے کو ناگوار محسوس ہوتا ہے اور صدمہ پہنچاتا ہے، اور محتاط چھان پھٹک کے بغیر اسے ہمیشہ قبول نہیں کیا جائے گا۔"(۳۱)

پامر کا ترجمۂ قرآن کریم نامکمل ہے۔ اس نے کچھ الفاظ، آیات کے حصے اور حتیٰ کہ مکمل آیات بلا ترجمہ چھوڑ دی ہیں اور ترجمۂ قرآن میں بہت سی غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے۔

الف۔ مکمل آیات بلاترجمہ چھوڑ دینا

اس حوالے سے درج ذیل مثالیں دی جاسکتی ہیں:

۱۔ سورۃ النحل کی آیت ۸۵ غیر ترجمہ شدہ چھوڑ دی گئی۔ پکتھال (۱۸۷۵۔۱۹۳۶ء) نے اس آیۂ مبارکہ وَإِذَا رَأَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الْعَذَابَ فَلاَ يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلاَ هُمْ يُنظَرُونَ کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"And when those who did wrong behold the doom, it will not be made light for them, nor will they be reprieved."(32)

"اور جب غلط کار (اپنا) بُرا انجام دیکھ لیں گے تو پھر ان کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ مہلت ہی دی جائے گی۔" (النحل۱۶: ۸۵)

۲۔ پامر نے سورۃ القمر کی دو آیات فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ٥وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (القمر۵۴: ۱۶۔۱۷) جان بوجھ کر یا بے دھیانی میں اپنے ترجمے کا حصہ نہیں بنائیں۔(۳۳) پکتھال نے ان دو آیات کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"Then see how (dreadful) was My punishment after My warnings! And in truth We have made the Qur'ān easy to remember; but is there any that remembereth?"(34)

"سو دیکھ لو میرے ڈرانے کے بعد میرا عذاب کیسا (خوفناک) تھا! اور در حقیقت ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لیے آسان بنادیا ہے؛ لیکن کوئی ہے جو اسے یاد کرے۔"

۳۔ سورۃ النور کی ایک آیت وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيْرُ (النور ۲۴: ۴۲) کا ترجمہ کرنے سے بھی پامر محروم رہا۔(۳۵) پکتھال نے اس آیت کا ترجمہ اس انداز میں کیا ہے:

"And unto Allah belongeth the Sovereignty of the heavens and the earth, and unto Allah is the journeying."(36)

"اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں ورزمین کا اقتدار اعلیٰ اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

۴۔ پامر نے سورۃ المؤمنون کی آیت وَإِنَّا عَلَى أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ (المؤمنون۲۳: ۹۵) کا ترجمہ بھی چھوڑ دیا ہے۔(۳۷) پکتھال نے اس آیت کے ترجمے کے لیے یہ الفاظ چُنے:

"And verily we are Able to show thee that which We have promised

them." (38)

"اور یقیناہم تمہیں یہ دکھانے پر قادر ہیں جو ہم نے ان سے وعدہ کیا۔"

۵۔ سورۃ الاعراف کی آیت مَن يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (الاعراف ۷: ۱۷۸) کا ترجمہ بھی پامر کے ترجمۂ قرآن میں شامل نہیں ہے۔(۳۹) پکتھال نے اس آیت کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے:

"He whom Allah leadeth, he indeed is led aright, while he whom Allah sendeth astray - they indeed are losers."(40)

"وہ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے جب کہ وہ جسے اللہ بے راہ کر دے تو ایسے لوگ ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں۔"

ب۔ آیت کے ایک حصے کا ترجمہ رہ جانا

پامر نے سورۃ الانعام کی آیت ۴۶ کے آخری حصے کا ترجمہ اپنی بے احتیاطی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے۔(۴۱) آیت کے اس حصے انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُون کا ترجمہ پکتھال نے بایں الفاظ کیا ہے:

"See how we display the revelations unto them! Yet still they turn away."(42)

"دیکھو ہم کس طرح اپنی آیتیں انہیں مشاہدہ کراتے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ روگردانی کرتے ہیں۔"

ج۔ الفاظ کا بلا ترجمہ رہ جانا

پامر نے آیات میں موجود کچھ الفاظ کو انگریزی میں ترجمہ کیے بغیر چھوڑ دیا۔ یہ ایک مترجم کی طرف سے بددیانتی کا مظاہرہ ہے کہ وہ متن کے کچھ الفاظ سے پہلو تہی کرے۔ درج ذیل مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے:

۱۔ اس نے سورۃ النساء کی آیت ۱۳۶ کے دوسرے حصے وَمَن يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيْدا کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"... For those who so disbelieves in God, and... His angels, and His Apostles, and the last day, has erred a wide error." (43)

اس نے اپنے ترجمے میں قرآنی لفظ ''کُتُبِهٖ'' کو نظر انداز کر دیا جس کا ترجمہ "اس کی کتابیں" یا "اس کی وحی" یا "آسمانی صحیفے" ہو سکتا تھا۔

۲۔ اس نے سورۃ یوسف کی آیت وَلَمَّا فَتَحُواْ مَتَاعَهُمْ وَجَدُواْ بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُواْ يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَـٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ (یوسف ۱۲: ۶۵) کا ترجمہ کرنے کے لیے یہ الفاظ چُنے ہیں:

"And when they opened their goods they found their chattels restored to them. Said they, 'O our father! what more can we crave? Here are our chattles restored to us, [...] and we shall gaurd our brother, and shall have an additional measure [...] beside that - a small measure." (44)

"اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی رقم واپس کر دی گئی ہے۔ کہنے لگے اے والد محترم! ہمیں اور کیا چاہیے یہ ہمارا مال بھی ہمیں واپس کر دیا گیا ہے۔[اب ہم اپنے اہل خانہ کے لیے پھر غلہ لائیں گے]اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور[ایک اونٹ مزید]لاد کر لائیں گے یہ غلہ تھوڑا ہے۔"

اس نے آیت کے دو مقامات پر الفاظ کا ترجمہ نہیں کیا۔ جیسے وَنَمِيرُ أَهْلَنَا، "ہم اپنے اہل خانہ کے لیے" اور كَيْلَ بَعِيرٍ، "ایک اونٹ کا بوجھ"۔

محمد اسد نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

"Thereupon, when they opened their packs, they discovered that their merchandise had been returned to them; [and] they said: "O our father! What more could we desire? Here is our merchandise: It has been returned to us! [If thou send Benjamin with us], we shall [again] be able to bring food for our family, and shall guard our brother [well], and receive in addition another camel-load of grain. That [which we have brought the first time] was but a scanty measure." (45)

"تب جب انہوں نے اپنے تھیلے کھولے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کا مالِ تجارت انہیں لوٹا دیا گیا تھا (اور) انہوں نے کہا: ابا جان! ہم اس سے زیادہ کیا خواہش کر سکتے ہیں! یہ ہمارا مالِ تجارت ہے: یہ ہمیں لوٹا دیا گیا ہے! (اگر آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیں) ہم (دوبارہ) اپنے خاندان کے لیے خوراک لانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہم اپنے بھائی کی اچھے طریقے سے حفاظت کریں گے، اور مزید ایک غلے سے لدا ہوا اونٹ حاصل کریں گے۔ وہ (جو ہم پہلی مرتبہ لائے تھے) مقدار میں کم تھا۔"

مندرجہ بالا تراجم کے موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پامر آیت کے کچھ الفاظ کو سمجھ نہ سکا اور ان کا ترجمہ کرنے سے محروم رہا۔

۳۔ سورۃ سبا کی چھبیسویں آیت کا آغاز لفظ ''قل'' سے ہوتا ہے جو یوں ہے: قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ۔ پامر نے شروع کے لفظ ''قل'' کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے اور ترجمہ یوں کیا ہے:

"'Our Lord shall assemble us together; then He shall open between us in truth, for He is the opener who knows." (46)

"[کہہ دو کہ] ہمارا پروردگار ہم کو جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا (اور) صاحب علم ہے۔" (سبا، ۳۴: ۲۶)

۴۔ سورۃ الزخرف کی آیت ۲۹ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ کے الفاظ پر ختم ہوئی ہے لیکن پامر نے لفظ 'مبین' کا ترجمہ چھوڑ کر صرف 'an apostle' (۴۷) سے ترجمہ کیا ہے۔ اس مرکب توصیفی کا ترجمہ عبد اللہ یوسف علی نے بایں الفاظ کیا ہے:

"An Apostle making things clear." (48)

محمد اسد (۴۹) اس مرکب کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"An apostle who would make all things clear."

پکتھال نے اس مرکب کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"a messenger making plain." (50)

۵۔ سورۃ المؤمنون کی آیت ۱۱۶ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (المؤمنون ۲۳: ۱۱۶) میں پامر سے لفظ "الملک" کا ترجمہ رہ گیا ہے۔ جس کا معنی بادشاہ ہے جیسا کہ:

"But exalted be God, the true;" (51)

حافظ غلام سرور نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"Then high are GOD, the King, and the Truthful." (52)

۶۔ سورۃ لقمٰن کی اکتیسویں آیت إِنَّ فِيْ ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (لقمٰن ۳۱:۳۱) کا لفظ ''صبّار'' بھی پامر نے نظر انداز کر دیا ہے اور اسے نظر انداز کرنے کی کوئی وجہ بھی اس نے نہیں بتائی۔ یہ ناقابل برداشت ہے کہ ایک مترجم اپنی مرضی سے کچھ الفاظ کا ترجمہ چھوڑ دے۔ حافظ غلام سرور نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"Most surely in this there are signs for every persevering grateful (man)." (53)

۷۔ عربی کے حروفِ عطف کے ترجمے میں پامر کی بے احتیاطی حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس نے سورۃ البقرہ کی آیات ۴۰۔۴۵ میں سات مرتبہ حرفِ عطف "واوَ" کا ترجمہ نہیں کیا۔ (۵۴)

د۔ ضمائر کی اغلاط

پامر کا ترجمۂ قرآن کریم ضمائر کی ان گنت اغلاط سے بھرا پڑا ہے۔ چند امثلہ درج ذیل ہیں:

۱۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۶۱ میں "و اذا قلتم" کا ترجمہ پامر نے And when they said (۵۵) "اور جب انہوں نے کہا" سے کیا۔ اسے and when you said "اور جب تم نے کہا"، ہونا چاہیے تھا۔

۲۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۲ میں ''من رجالکم'' کا ترجمہ from their men (۵۶) '' ان کے مَردوں سے'' کیا جب کہ اسے from among your men "تمہارے مَردوں میں سے" ہونا چاہیے۔

۳۔ سورۃ الانبیاء کی آیت ۳۵ کے آخری حصے ''و الینا ترجعون'' کا ترجمہ پامر نے یوں کیا ہے : and unto us shall they return (۵۷)'' اور وہ ہمارے پاس ہی لوٹ کر آئیں گے'' حالانکہ اسے and to us you will be returned '' اور تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آؤ گے'' ہونا چاہیے۔

۴۔ سورۃ القلم کی آیت ۳۳ کے آخری حصے ''لو کانوا یعلمون'' کا ترجمہ پامر نے بایں الفاظ کیا ہے : If ye did but know (۵۸)'' اگر تم لوگ جانتے ہوتے''۔ حالانکہ اس کا درست ترجمہ یوں ہونا چاہیے : If they but knew it '' اگر وہ لوگ جانتے ہوتے۔''

ہ۔ ایک ہی لفظ کے متنوع معانی

پامر نے تعارفِ ترجمہ میں لکھا ہے کہ جہاں تک ممکن تھا میں نے سیاق و سباق کے حوالے سے ہر عربی لفظ کا ایک ہی انگریزی معنی لکھا ہے۔ تاہم کچھ مقامات پر جہاں عربی لفظ کے ایک سے زیادہ مفاہیم ہوں یا جہاں وہی معنی رکھنے سے مفہوم مسخ ہو جاتا ہو تو میں اس کا متبادل لانے سے نہیں ہچکچایا (۵۹) لیکن اس نے اپنے اس اصول کا لحاظ بھی نہیں کیا اور اپنے ترجمۂ قرآن کریم میں آزاد روی اختیار کی۔ ایک ہی لفظ کو مختلف انداز میں ترجمہ کیا گیا جو کہ ایک مذہبی کتاب کے ترجمے کے لیے نامناسب بات ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ المدثر کی آیت ۵۵ اور سورۃ عبس کی بارہویں آیت کے الفاظ ''فمن شاء ذکرہ'' بالکل ایک جیسے ہیں۔ لیکن پامر کا انگریزی ترجمہ دونوں جگہ پر مختلف ہے:

"And let him who will remember it."[60] (المدثر، ۷۴: ۵۵)

"And whoso pleases will remember it."[61] (عبس، ۸۰: ۱۲)

ان دونوں امثلہ سے پامر کے ترجمۂ قرآن کریم میں روانی کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔

و۔ آیات کو نادرست نمبر دینے کی غلطی

قرآن کریم کے عربی متن میں آیات کا اختتام عام طور پر ایک شناختی طغرے یا دائرے کے نشان پر ہوتا ہے۔ لیکن پامر نے اپنے ترجمۂ قرآن میں اس طرح کی کوئی علامت ہر آیت کے اختتام پر استعمال نہیں کی بلکہ اس نے ہر پانچویں آیت پر نمبر لگایا۔ لیکن اس طرح بھی بہت سی آیات کو غلط نمبر لگ گئے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ سورۃ المؤمنون میں ۹۵ نمبر آیت کے سامنے ۹۳ نمبر آیت کا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ (۶۲)

۲۔ سورۃ النحل میں آیت ۶۰ کا ترجمہ دراصل آیت ۵۸ کا ہے۔ (۶۳) اسی طرح آیت ۸۸ کو آیت ۹۰ قرار دیا گیا ہے۔ (۶۴)

۳۔ سورۃ الاعراف میں آیت ۱۷۶ کو غلطی سے ۱۷۵ لکھ دیا گیا ہے۔ (۶۵)

مترجم یا ناشر کی طرف سے ہونے والی یہ بے احتیاطی تحقیقی مقاصد کے لیے اس ترجمۂ قرآن کے استعمال کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ دراصل پامر نے فلوجل کے اختیار کردہ آیات نمبر شماری (Fluegel numbering) کی پیروی کی جسے تمام مغربی علماء بیسویں صدی عیسوی کے وسط تک استعمال کرتے رہے۔

ز۔ کچھ ترجمے کی غلطیاں

پامر نے سورۃ النمل کی تیسویں آیت اور سورۃ التوبۃ کے علاوہ قرآن کریم کی ہر سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

"In the name of the merciful and compassionate God."(66)

تسمیہ میں وارد رب العزت کے دونوں صفاتی ناموں میں سے ''الرحمان'' اسم المبالغہ اور ''الرحیم'' اسم صفت ہے۔ عبداللہ یوسف علی ان اسماء مبالغہ کے حوالے سے بہت محتاط ہیں۔ آپ نے آیت بسم اللہ کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"In the name of God Most Gracious, Most Merciful."(67)

صاحب ضیاء القرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری کا ترجمہ بھی ان اسماء کو خاص جگہ دیتا ہے:

"I commence in the name of Allah the Most Kind, Ever Merciful." (68)

پ امر دعویٰ کرتا ہے کہ سورۃ التوبہ کے علاوہ ہر سورہ کے شروع میں آنے والے مخصوص الفاظ "In the name of the merciful and comdpassionate God." : یوں معلوم ہوتا ہے کہ (یہ معانی) اس زرتشتی فارسی محاورے سے لیے گئے ہیں:

بنام یزدان بخسس گردادر

یعنی "مہربان اور انصاف پسند خدا کے نام سے"

بعد میں وجود پذیر ہونے والا فقرہ "بنام خداوند بخشندہ بخشش گر" ہو بہو محمدی بسم اللہ کی طرح ہے۔[۶۹] زرتشتی فقرہ میں رحمن اور رحیم کی طرح کا کوئی لفظ نہیں تھا۔ اس لیے پامر کا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے۔

۲۔ اس کا سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت کا ترجمہ بھی ناقص ہے۔ قرآنی الفاظ ''الحمدللّٰہ'' کا ترجمہ پامر نے "Praise belongs to God"[۷۰] کیا ہے۔ اس میں ''حمد'' سے پہلے حروف "ال" کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ حافظ غلام سرور کے مطابق مسلم مترجمین اور مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ حروف ''ال'' کا ترجمہ درج ذیل انگریزی الفاظ سے کیا جاسکتا ہے:

All, complete, whole, the maximum.

محمد اسد نے ''الحمدللّٰہ'' کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"All praise is due to God alone." (71)

۳۔ پامر نے درج ذیل آیات قرآنی کے ترجمے میں غلط طور پر ''الملک'' کا ترجمہ "The Kingdom" کیا ہے۔

(الف) سورۃ الملک کی پہلی آیت تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (الملک، ۶۷: ۱) کا ترجمہ یوں ہے:

"Blessed be He in whose hand is the Kingdom, for He is mighty over all!"(72)

(ب) سورۃ المائدہ کی آخری آیت لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْہِنَّ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (المائدۃ۵: ۱۲۰) کے ترجمے کے لیے پامر نے یہ الفاظ منتخب کیے:

"God's is the Kingdom of the heavens, and the earth, and all that is therein, and He is mighty over all."(73)

(ج) سورۃ یٰسٓ کی آخری آیت فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (یٰسٓ۳۶: ۸۳) کا ترجمہ پامر نے بایں الفاظ کیا ہے:

"Then celebrated be the praises of Him in whose hand is the Kingdom of everything! And unto Him shall ye return."

محمد مارما ڈیوک پکتھال نے قرآنی لفظ ''الملک'' کا ترجمہ Sovereignty [۷۴]، عبداللہ یوسف علی[۷۵] اور محمد اسد[۷۶] نے dominion کیا ہے۔ مزید برآں پامر نے لفظ "ید" کا ترجمہ سورۃ یٰسٓ میں جمع Hands اور سورۃ الملک میں صیغہ واحد میں Hand کیا ہے۔

قرآنی لفظ "الصمد" کا ترجمہ پامر نے "The eternal" [۷۷] کیا ہے۔ لیکن محمد اسد نے زیادہ درست طور پر اس کا ترجمہ "the Eternal, the Uncaused cause of All That Exists" [۷۸] کیا ہے۔ اسد نے زیریں حاشیہ میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

"الصمد کا لفظ قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ اور صرف اللہ رب العزت کے لیے آیا ہے۔ اس کے درج بالا انگریزی ترجمے کی حیثیت غور و فکر پر مبنی ایک قریب ترین مفہوم سے زیادہ نہیں ہے۔ اس میں علت اولیٰ، جاوداں اور خود مختار ہستی کے تصورات یکجا ہیں۔ اس میں یہ تصور بھی شامل ہے کہ ہر چیز جو زندہ ہے یا جس کا تصور کیا جاسکتا ہے اس کا مصدر وہی ذات کبریا ہے اور سب اپنی آفرینش اور حیات کے تسلسل کے لیے اسی ذات اقدس پر انحصار کرتے ہیں۔"[۷۹]

۵۔ پامر کے مطابق محمد ﷺ نے قرآن کریم میں سورۃ الاعراف کی دو آیات (۱۵۷۔۱۵۸) کی رو سے اپنا تعارف "النبی الامی" کے طور پر کرایا ہے۔ جس کی وضاحت "ان پڑھ نبی" یا "بے دین لوگوں کے نبی" کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ سورۃ البقرۃ کی آیت وَمِنۡهُمۡ أُمِّيُّونَ لاَ يَعۡلَمُونَ الۡكِتَابَ (البقرۃ ۲: ۷۸) میں لفظ ''امیون'' کا معنی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس کوئی آسمانی صحیفہ نہیں آیا۔[۸۰] اس کی طرف سے یہ الزام تراشی ہے کہ محمد ﷺ نے اپنے لیے اس طرح کے القابات پسند فرمائے۔ ایک آسمانی صحیفہ ہونے کے ناطے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو اپنے فرستادوں کو نہایت پاکیزہ القابات عطا فرماتا ہے۔ ''نبی الامی'' کا ترجمہ Unlettered Prophet [۸۱]' ناخواندہ نبی' ہونا چاہیے یا 'وہ نبی جو لکھ پڑھ نہیں سکتے'۔[۸۲]

پامر کے ابہامات

پامر کے مطابق قرآن کریم میں وارد ہونے والے کچھ عربی الفاظ مبہم ہیں جن کی وجہ سے مفسرین کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہوا۔ جیسا کہ لفظ ''استوا'' اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ایڈورڈ ولیم لین (Edward William Lane) نے اس کے درج ذیل معانی بتائے ہیں:

۱۔ اس (اللہ) نے اپنی مشیت سے اپنی ذات گرامی کو آسمان پر رکھا۔

۲۔ ایک اور معنی یہ ہے کہ وہ (اللہ) راست انداز میں قیام پذیر ہے۔

اظہار کے یہ طریقے قرآن کریم کے اکثر مقامات پر پائے جاتے ہیں جن میں اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک خاص انداز میں عرش یا آسمان کی بلند ترین جگہ پر موجود ہیں۔ مسلمان ماہرینِ الٰہیات اللہ تعالیٰ کی عرش پر موجودگی کی درست صورت سے متعلق ہمیشہ مصروفِ بحث رہے ہیں۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ وہ عرش پر اس طرح مستوی ہے جیسے کہ اس نے خود بیان فرمایا، اور اس انداز میں مستوی ہے جیسا کہ اس نے بتایا لیکن اس کی ذات گرامی عرش پر مادی اور مقامی انداز میں تشریف فرما نہیں ہے جب کہ عرش کو بھی اس ذات اقدس نے تھام رکھا ہے۔ اس کا ترجمہ "بیٹھنے" یا "بلندی" سے کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک قابل مباحثہ سوال کا ایک مخصوص جواب اختیار کر لینا اور عربی کلام کو وہ مختصر معنی دینا جو درحقیقت اس کے اندر موجود ہی نہیں ہے۔ اس لفظ کے مادے میں "سطح کی ہمواری"، "بنانے کی برابری"، تشکیل اور سیدھا ہونا یا سیدھا جانا کے معانی پائے جاتے ہیں جو ترجمہ میں نے اختیار کیا ہے، اس سے بھی وہی ابہام پیدا ہوتا ہے (اس لیے میں نے) اس کا ترجمہ کیا" made for کے لیے بنایا" جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۹ میں ہے۔

"ثم استویٰ الی السماء" He made for the heavens اس جملے کی وضاحت کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ مثال کے طور پر جب یہ اس شتر سوار کے لیے استعمال ہو جو اونٹ کی پشت پر اپنا توازن برقرار رکھتا ہے (تب) میں نے اس کا ترجمہ صرف settled، یعنی "جم کر بیٹھ گیا" کیا۔

حروف مقطعات

اسرار سے معمور حروف جو کہ قرآن کریم کی کچھ خاص سورتوں کے شروع میں موجود ہیں، مسلمان مفسرین نے مختلف طریقوں سے ان کی وضاحت کی ہے۔ کچھ انہیں نازل ہونے والی وحی کا حصہ خیال کرتے ہیں اور ان کا مقصد ناقابل فہم خدائی رموز کو پردے میں رکھنا ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ یہ حروف اللہ، جبرائیل علیہ السلام، محمد ﷺ اور دوسرے ناموں کے مخففات ہیں۔ نولڈیکے نے ایک نئی اختراع کی اور یہ نظریہ پیش کیا کہ یہ حروف ان لوگوں کے ناموں کے طغرے ہیں جن سے زید اور آپ کے ساتھیوں نے کلام کے وہ حصے حاصل کئے جن کے شروع میں سابقے کے طور پر ان کے نام شامل کر دیے گئے۔ اس طرح 'ال ر' الزبیر کا مخفف ہوگا۔ 'ال م ر' المغیرہ کا، 'طہ' طلحہ کا اور اسی طرح باقی بھی عربی حروف اور مجوزہ ناموں کا موازنہ اس مفروضے کو بہت ممکن بنا دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ان ڈبوں کے اوپر صرف عددی یا حروفی چپساں ہوں کہ جن میں اصلی وحی کے لکھے ہوئے پارچہ جات موجود تھے۔ تفسیر جلالین کے مؤلفین کی یہ رائے مسلم علماء میں سب سے نمایاں ہے کہ صرف اللہ ہی جانتے ہیں کہ ان کی ان حروف سے کیا مراد ہے[۸۳] حروفِ مقطعات کے متعلق پامر کا نقطۂ نظر مسلمانوں کے تصور کے عین مطابق ہے۔

پامر کے حواشی

پامر نے اپنے ترجمۂ قرآن کریم کے ساتھ زیریں حواشی بھی شامل کیے ہیں۔ اس نے خود اپنے تعارفی کلمات میں لکھا ہے: "میں نے جو حواشی لکھے ہیں وہ متن کو سمجھنے کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ ان تمام تاریخی اشارات، عرب، یہودی اور مجوسی کہانیوں سے مکمل آگاہی کے لیے، جن کے ذریعے مقامی مفسرین قرآن کریم کی وضاحت کرتے ہیں، قاری کو چاہیے کہ وہ جارج سیل کے ترجمۂ قرآن حکیم کے حواشی ملاحظہ کرے۔"(۸۴) پامر نے دو عربی تفاسیر قرآن کریم بیضاوی اور جلالین کا حوالہ دیا ہے۔(۸۵) اس نے کچھ آیات کا شانِ نزول بھی بیان کیا ہے۔(۸۶) اس نے اپنے دو پیشرو مترجمین قرآن کریم جارج سیل (George Sale) اور راڈویل (Rodwell) کا ذکر بھی کیا ہے۔(۸۷) اپنے ترجمۂ قرآن کریم کے متن میں اس نے جن عربی الفاظ کو بلا ترجمہ چھوڑ دیا ہے، ان کی وضاحت اس نے حواشی میں کی ہے۔ اگر کہیں قرآن کریم اور بائبل کے مضامین میں مطابقت ملی تو اس نے بائبل کو ترجیح دی۔(۸۸) تعارفی کلمات کے اپنے ایک حاشیے میں اس نے دعویٰ کیا کہ قرآن کریم کی زبان دراصل سیدھی سادھی اور نفاست سے عاری ہے۔(۸۹) اس کا یہ دعویٰ بالکل غیر منصفانہ ہے۔ مزید برآں اس نے لکھا ہے کہ ابو العباس رسول کریم ﷺ کے چچا تھے (عباس بن عبد المطلب حضور ﷺ کے چچا تھے نہ کہ ابو العباس)۔(۹۰)

پامر کی زبان کا معیار

پامر نے اپنے ترجمۂ قرآن کریم میں جو زبان استعمال کی ہے اس میں بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں۔ حافظ غلام سرور اس حوالے سے یوں اظہارِ افسوس کرتے ہیں: "پامر کہتا ہے کہ اس نے قرآن کریم کا لفظی ترجمہ کیا ہے۔ پھر بھی سینکڑوں 'واو' اور 'فا' جن کا ترجمہ انگریزی میں so, so that, then, therefore, but جیسے الفاظ سے کیا جاسکتا ہے، بے شمار کلمہ ہائے تخصیصی اور کلمہ ہائے غیر تخصیصی اور تمام دوسری چھوٹی چھوٹی معاون چیزیں جو زبان کو واضح کرنے اور زبان کے انداز کو رواں رکھنے کے لیے ضروری ہیں، اس کے ترجمۂ قرآن کریم میں مکمل طور پر نظر انداز کر دی گئی ہیں۔(۹۱)

حافظ غلام سرور نے تین انگریزی مترجمین قرآن کریم... سیل، راڈویل اور پامر... میں سے پامر کے ترجمۂ قرآن کو بلاشبہ بدترین قرار دیا ہے۔ جس طرح پامر آرٹیکلز an, a اور the کو اپنے ترجمہ میں نظر انداز کرتا ہے اس سے نہ صرف متن قرآن کے معانی پر زد پڑتی ہے بلکہ اس کی اپنی انگریزی بھی بامعنی جملوں کے بجائے الفاظ کا ایک جمگھٹا بن جاتی ہے لیکن جب وہ متن میں سے کسی چیز کو نظر انداز نہیں کرتا تو اس کی انگریزی شان دار ہو جاتی ہے۔(۹۲)

ٹرانس لیٹریشن (Transliteration) کی غلطیاں

پامر کی ٹرانس لیٹریشن بہت سے مقامات پر درست نہیں ہے:

۱۔ صفا اور مروہ کو ظفا اور مروا (Zafa and Merwa) لکھا گیا۔ (۹۳)

۲۔ بدر کو بِدر (Bedr) (۹۴)

۳۔ راعنا کو راہِنا (ra'hina) (۹۵)

۴۔ انظرنا کو انثرنا (unthurna) (۹۶)

۵۔ صفیہ بنت حی کو ظافیہ بنت ہویائی (Zafiyah bint Hyuai) (۹۷)

۶۔ ابو بکر کو ابو بیکر (Abu Bekr) (۹۸)

۷۔ حاطب بن ابی بلتعہ کو ہاتب بن ابی بلپا (Hatib bin Abi Balpah) (۹۹)

۸۔ اوس اور خزرج کو اُس اور حزرج (Aus and 'Hazraj) (۱۰۰)

۹۔ قریش کو قرایس (Qurais) (۱۰۱)

۱۰۔ عبدُاللہ ابن ام مکتوم کو عبدَاللہ (Abdallah) (۱۰۲)

۱۱۔ نَجران کو نِجْران (Nejran) (۱۰۳)

۱۲۔ عمران کو امران (Amran) (۱۰۴)

۱۳۔ مریم کو مری اِیم (Miriam) (۱۰۵)

۱۴۔ ابولھب کو ابولھِب (Abu Laheb) (۱۰۶)

۱۵۔ وصیلہ کو وظیلہ (Wazilah) (۱۰۷)

۱۶۔ سَجدہ کو سِجدہ (Sijdah) (۱۰۸)

۱۷۔ السلام علیکم کو اسلام ہالیکم (Es salam 'halaikum) (۱۰۹)

۱۸۔ ماشاءاللہ کو ماسااللہ (Ma-sa-allah) (۱۱۰)

ترجمے میں عربی الفاظ کی موجودگی

پامر نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کریم میں کچھ عربی الفاظ کو بلا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ لیکن زیریں حواشی میں ان کی وضاحت کر دی ہے۔ مثلاً:

طاغوت (۱۱۱) المیسر (۱۱۲) راعنا (۱۱۳) انظرنا (۱۱۴) حنیف (۱۱۵)

سکینہ (۱۱۶)	حطۃ (۱۱۷)	سجین (۱۱۸)	علیون (۱۱۹)	تسنیم (۱۲۰)
الحطمۃ (۱۲۱)	کوثر (۱۲۲)	طلح (۱۲۳)	زقوم (۱۲۴)	

مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ پامر اتنا متعصب نہ تھا جتنا کہ جارج سیل تھا، لیکن اس کے باوجود اس کا ترجمۂ قرآن اغلاط سے خالی نہیں ہے۔ وہ ساری زندگی ابتلاؤں کا شکار رہا۔ اسے ترجمۂ قرآن کریم کے عظیم کام کے لیے بہت تھوڑا وقت دیا گیا۔ اس طرح اس نے ایک سنجیدہ ترین کام جلد بازی میں کیا۔ وہ کام کرنے کا یہ موقع گنوانا نہیں چاہتا تھا، اس لیے اس نے حامی بھر لی۔ اس کی دردناک موت نے اسے مہلت نہ دی کہ وہ اپنے ترجمۂ قرآن پر نظر ثانی کر پاتا۔ اس نے قرآن کریم کا ترجمہ مارچ ۱۸۸۰ء میں مکمل کیا اور اگست ۱۸۸۲ء میں اسے مار دیا گیا۔ اگر اسے اپنے ترجمۂ قرآن کریم پر نظر ثانی کا موقع ملتا تو وہ بے ترجمہ رہ جانے والے الفاظ، سہواً نظر سے اوجھل ہو جانے والے اجزائے آیات اور دوسری غلطیوں کو بھی شاید درست کر لیتا۔

حوالہ جات

۱۔ Steingass, Arabic and English Dictionary, (Lahore: ed. 1979) p.435 – Ed

۲۔ بہاؤ الدین زہیر (۶۵۶-۵۸۶ھ / ۱۲۵۸-۱۱۹۰ء) نے ایوبی سلاطین ملک الصالح اور ملک الکامل کے ساتھ وزیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اس کا دیوان (خلیفار) دارالمعارف، قاہرہ، مدیر Col۔ ۵۹۶۔ cf. ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے معجم المطبوعات العربیۃ والمعربہ، مصر، ۱۹۲۸ء

۳۔ جو اس قومیت پرست تحریک سے ہیں جو احمد عربی پاشا کے گرد وجود میں آچکی تھی۔ احمد عربی پاشا، مصری قومیت پرست پارٹی کے رہنما تھے۔ آپ نے ۱۸۸۲-۱۸۸۱ء میں علم بغاوت بلند کیا، دیکھیے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، لندن، ۱۹۱۳ء، ص ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷، مدیر

۴۔ Bidwell, R.L., Edward Henry Palmer, Bulletin (British Society for Middle Eastern Studies) vol. 13, No. 1, (1986), pp.45-50; Booth, G.K., Comrades in diversity: William Robertson Smith and Richard Burton, Victorian Literature and Culture, Cambridge University press, 2009, vol. 37, pp.275-284. Also see: http://en.wikipedia.org/wiki/Edward_Henry_Palmer For his detailed

biography see Besant, Walter, The Life and Achievements of Edward Henry Palmer, John Murray, London, 1883. It comprises 440 pages in paperback edition by Kessinger published in June, 2007.

۵۔ Said, Edward W., Orientalism, (London: Penguin Books, 2003) p.223; Arberry, A.J., British Orientalists, W.M Collins Sons Co. Ltd., Glasgow, n.d., p.22.

۶۔ Bobzin, H., 'Translation of the Qur'ān', in the Encyclopedia of Qur'ān, Brill, (Leiden-Boston: 2006, vol.5) p.353.

۷۔ Palmer, The Koran with an Introduction, by R.A. Nicholson, (Oxford University Press, Great Britain, 1960) pp.ix-xix.

۸۔ Bobzin, H., 'Translation of the Qur'ān', in Encyclopedia of the Qur'ān, Brill, (Leiden-Boston: 2006, vol.5) p.353.

۹۔ Lane-Poole, Stanley, The Speeches and Table-Talk of the Prophet Muhammad, (Macmillan and Co., London, 1882) p.lvi.

۱۰۔ Ibid

۱۱۔ Abdul-Raof, Hussein, Qur'ān Translation: Discourse, Texture and Exegesis. (Curzon, Surrey, 2001) p.20.

۱۲۔ Bidwell R.L., Edward Henry Palmer (1840-1882), (Bulletin, British Society for Middle Eastern Studies, vol. 13, No. 1, 1986) p.47.

۱۳۔ Nykl, A.R., Notes on E. H. Palmer's "The Qur'ān", (Journal of the American Oriental Society, vol. 56, No. 1, March, 1936) pp.77-84

۱۴۔ Ibid, p.77

۱۵۔ Palmer, E. H., The Koran, (Sacred Books of the East, vol. 6, 1880, vols. II-XVI) pp.ix-lxxx.

۱۶۔ Ibid, p.x

۱۷۔ Ibid, p.xix

۱۸۔ Ibid, p.xix-xx

۱۹۔ Ibid, p.xx

۲۰۔ Ibid, p.xx

۲۱۔ تفصیل کے لیے دیکھئیے: محمد سلطان شاہ، ڈاکٹر، سیرت مصطفی اور عصری سائنسی تحقیق، بزم رضویہ، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ص۳۹۔۵۵

۲۲۔ Muhammad Khalifa, 'The Authorship of the Qur'ān, in Colin Turner (ed.), The Koran: Critical Concepts in Islamic Studies, (Routledge Curzon, London and New York, 2004) p.130.

۲۳۔ Palmer, E. H., The Koran, p.lxxvii.

۲۴۔ Sale, The The Koran, p.47.

۲۵۔ Arberry, A. J., The Koran Interpreted, (Oxford University Press, 1982) p.x.

۲۶۔ Palmer, E. H., The Koran, pp.xlvii-xlviii .

۲۷۔ Ibid, p.lxiv.

۲۸۔ Ibid, p.lxxx.

۲۹۔ Ibid, pp.lxxvii-lxxviii.

۳۰۔ Ghulam Sarwar, Hafiz, Translation of the Holy Qur'ān, p.xxxv .

۳۱۔ Pickthall, M.M., The Meanings of the Glorious Qur'ān, p.166 .

۳۲۔ Palmer, E. H., The Koran, p.460 .

۳۳۔ Pickthall, M.M., The Meanings of the Glorious Qur'ān, p.331.

۳۴۔ Palmer, E. H., The Koran, p.304.

۳۵۔ Pickthall, M.M., The Meanings of the Glorious Qur'ān, p.304.

۳۶۔ Palmer, E. H., The Koran, p.297.

۳۷۔ Pickthall, M.M., The Meanings of the Glorious Qur'ān, p.213

۳۸۔ Palmer, E. H., The Koran, p.143.

۳۹۔ Pickthall, M.M., The Meanings of the Glorious Qur'ān, p.105

Palmer, E. H., The Koran, p.108. ۔۴۰
Pickthall, M.M., The Meanings of the Glorious Qur'ān, p.82. ۔۴۱
Palmer, E. H., The Koran, p.82. ۔۴۲
Palmer, E. H., The Koran, pp.201-202. ۔۴۳
Muhammad Asad, The Message of the Qur'ān, p.347. ۔۴۴
Palmer. E. H., The Koran, (Oxford University Press, London, 1954) p.370. ۔۴۵
Ibid, p.423. ۔۴۶
Yusuf Ali, A., The Holy Qur'ān - Translation and Commentary, p.1330. ۔۴۷
Muhammad Asad, The Message of the Qur'ān, p.752. ۔۴۸
Pickthall, M.M., The Meaning of the Glorious Qur'ān, p.304. ۔۴۹
Palmer, E. H., The Koran, p.298. ۔۵۰
Ibid, p.352. ۔۵۱
Hafiz Ghulam Sarwar, Al-Haj, Translation of the Holy Qur'ān, (Lahore: National Book Foundation, ed.2, 1973) p.199. ۔۵۲
Ibid, p.237. ۔۵۳
Palmer, E. H., The Koran, pp.5-6. ۔۵۴
Ibid, p.7. ۔۵۵
Ibid, p.40. ۔۵۶
Ibid, p.277. ۔۵۷
Ibid, p.496. ۔۵۸
Ibid, Introduction, p.lxxix. ۔۵۹
Ibid, p.508. ۔۶۰
Ibid, p.516. ۔۶۱
Ibid, p.297. ۔۶۲
Ibid, p.228. ۔۶۳

۶۴۔ Ibid, p.231.

۶۵۔ Ibid, p.143.

۶۶۔ Yusuf Ali, A., The Holy Qur'ān - Translation and Commentary, p.14.

۶۷۔ الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، لاہور، ضیاء القرآن، پبلی کیشنز، ۱۴۰۲ھ، ج۱، ص۲۱

۶۸۔ Palmer, E. H., The Koran, p.lxviii.

۶۹۔ Ibid, p.1.

۷۰۔ Muhammad Asad, The Message of the Qur'ān, p.1.

۷۱۔ Palmer, E. H., The Koran, p.492.

۷۲۔ Ibid, p120.

۷۳۔ Pickthall, M.M., The Meaning of the Glorious Qur'ān, p.356.

۷۴۔ Yusuf Ali, A., The Holy Qur'ān - Translation and Commentary, p.1576.

۷۵۔ Muhammad Asad, The Message of the Qur'ān, p.879.

۷۶۔ Palmer, E. H., The Koran, p.537.

۷۷۔ Muhammad Asad, The Message of the Qur'ān, p.985.

۷۸۔ Ibid.

۷۹۔ Palmer, E. H., The Koran, p.xlvii.

۸۰۔ Muhammad Asad, The Message of the Qur'ān, p.226.

۸۱۔ Pickthall, M.M., The Meaning of the Glorious Qur'ān, p.103.

۸۲۔ Palmer, E. H., The Koran, pp.lxxviii-lxxix.

۸۳۔ Ibid, pp.1-2; the information of footnotes has been repeated in introduction.

۸۴۔ please see pp.lxiv-lxv .

۸۵۔ Ibid, introduction, p.lxxix.

۸۶۔ Ibid, pp.240, 30, 256, 523, 419.

۸۷۔ Ibid, pp.366, 502.

۸۸۔ Ibid, pp.249, 214.

۸۹۔ Ibid, pp.8, 6, 9, 11, 12, 374, 283.

۹۰۔ Ghulam Sarwar, Hafiz, Translation of the Holy Qur'ān, Unwin Brothers Limited, London, p.xxxiii.

۹۱۔ Ibid, p.xxxv.

۹۲۔ Palmer, E. H., The Koran, p.20.

۹۳۔ Ibid, p.43.

۹۴۔ Ibid, p.13.

۹۵۔ Ibid.

۹۶۔ Ibid.

۹۷۔ Ibid, p.446.

۹۸۔ Ibid, p.61.

۹۹۔ Ibid, p.479.

۱۰۰۔ Ibid, p.53.

۱۰۱۔ Ibid, p.516.

۱۰۲۔ Ibid .

۱۰۳۔ Ibid, p.522.

۱۰۴۔ Ibid, p.45.

۱۰۵۔ Ibid.

۱۰۶۔ Ibid, pp.362, 537.

۱۰۷۔ Ibid, p.100.

۱۰۸۔ Ibid, p.450.

۱۰۹۔ Ibid, p.474.

۱۱۰۔ Ibid, p.250.

۱۱۱۔ Ibid, p.95.

۱۱۲۔ Ibid, p.29, 47, 87.

۱۱۳۔ Ibid, p.13.

۱۱۴۔ Ibid.

۱۱۵۔ Ibid, pp.112, 130, 234.

۱۱٦۔ Ibid, pp.34, 440.

۱۱۷۔ Ibid, p.7.

۱۱۸۔ Ibid, pp. 519, 520.

۱۱۹۔ Ibid, p.520.

۱۲۰۔ Ibid.

۱۲۱۔ Ibid, p.534.

۱۲۲۔ Ibid, p.536.

۱۲۳۔ Ibid, p.467.

۱۲۴۔ Ibid.